88099 ـ خاوند مردوں سے مصافحہ کرنے کا کہتا ہے اور اگر نہ کرے تو طلاق كى دھمكى ديتا ہے

سوال

خاوند اپنى بيوى كو كہتا ہے كہ وہ مردوں سے مصافحہ كرے، وہ اس پر شدت سے اصرار كرتا ہے، اور معاملہ طلاق تك پہنچ سكتا ہے، ان كى ايك بچى بھى ہے، ليكن بيوى ايسا نہيں كرنا چاہتى، برائے مہربانى يہ بتائيں كہ بيوى كو كيا كرنا چاہيے اور آپ اسے كيا نصيحت كرتے ہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

اول:

مرد كے ليے كسى اجنبى عورت سے مصافحہ كرنا جائز نہيں، اور عورت كو ايسے نہيں كرنے دينا چاہيے.

اجنبى عورت سے مصافحہ كرنے كى حرمت پر درج ذيل حديث دلالت كرتى ہے:

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ:

" اللہ كى قسم نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے ہاتھ نے بيعت ميں كبھى كسى عورت كے ہاتھ كو نہيں چھوا، عورتيں زبانى طور پر بيعت كيا كرتى اور كہا كرتى تھيں: ميں نے اس بات پر بيعت كى "

صحيح بخارى حديث نمبر (4891) صحيح مسلم حديث نمبر (1866).

غور كريں كہ سب انسانوں سے اعلى و افضل اور معصوم البشر اور اولاد آدم كے سردار نبى صلى اللہ عليہ وسلم عورتوں كو چھوا نہيں كرتے تھے، حالانكہ بيعت ميں اصل يہى ہے كہ ہاتھ كے ساتھ ہو، ليكن آپ عورتوں سے زبانى بيعت ليا كرتے تھے، تو پھر آپ كے علاوہ باقى دوسرے مردوں كے ساتھ كيا ہو گا ؟!

اميمہ بنت رقيقہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" میں عورتوں میں مصافحہ نہیں کیا کرتا "

سنن نسائی حدیث نمبر (4181) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2874) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2513) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے کسی ایك کے لیے یہ بہتر ہے کہ غیر محرم عورت کو چھونے کی بجائے اس کے سر میں لوہے کی سوئی ماری جائے "

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (5045) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور یہ احادیث صریحا حرام کر رہی ہیں.

الخرشی رحمہ اللہ نے شرح مختصر خلیل میں بیان کرتے ہیں کہ:

" غیر محرم عورت سے مصافحہ کرنا جائز نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: شرح مختصر خلیل (1 / 275).

اور حاشیۃ العدوی میں درج ہے:

" کسی بھی مرد کے لیے جائز نہیں کہ کسی اجنبی عورت سے مصافحہ کرے، چاہے وہ بوڑھی عورت ہی کیوں ہو " انتہی

دیکھیں: حاشیۃ العدوی علی شرح الرسالۃ (2 / 474).

المتجالۃ: سن رسیدہ عورت جسے شہوت نہ ہو کو کہتے ہیں.

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" اجنبی عورت کو چھونے کے عدم جواز میں فقھاء کرام میں کوئی اختلاف نہیں، اور اسی طرح اس سے مصافح کرنا

بھی جائز نہیں، چاہے شہوت کا خدشہ نہ بھی ہو.....

یہ تو اس صورت میں ہے جب وہ جوان اور اجنبی اور شہوت رکھنے والی ہو...

مالکیہ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ اس میں نوجوان یا بوڑھی کا کوئی فرق نہیں سب حرام ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (29 / 296).

دوم:

اگر خاوند اپنی بیوی کو اجنبی مردوں سے مصافحہ کرنے کا حکم دے تو بیوی پر خاوند کی اطاعت کرنا واجب نہیں بلکہ اس کے لیے ایسا کرنا ہی جائز نہیں ہے، کیونکہ اللہ خالق الملك کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں ہے.

اس خاوند کو اللہ کا ڈر اور خوف کرنا چاہیے، اور وہ اللہ کے عذاب اور المناك سزا سے بچ کر رہے، کیونکہ اس کا یہ حکم اللہ سبحانہ و تعالی کے حکم کے مخالف ہے، اور اس کا اپنی بیوی پر تسلط اور کنٹرول اور اسے طلاق کی دھمکی دینا سرا سر ظلم و زیادتی ہے.

حالانکہ اس کے لیے بہتر تو یہی تھا کہ وہ بیوی سے راضی ہو کہ اللہ کی اطاعت میں ہے، اور اسے اس سلسلہ میں بیوی کی معاونت کرنی چاہیے تھی.

سوم:

اگر خاوند اپنے موقف پر اصرار کرے اور اسے طلاق کی دھمکی دے اور اس پر عزم کا اظہار بھی کرے تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ مجبورا پردے کے پیچھے سے مصافحہ کر لے، تا کہ دو برے کاموں میں سے چھوٹی برائی پر عمل کرے. واللہ اعلم، تا کہ بڑے فساد سے بچ سکے.

اسے چاہیے کہ وہ مردوں کے سامنے کم ہی آئے تا کہ نہ ملاقات ہو اور نہ ہاتھ ملانا پڑے، اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے خاوند کو نصیحت بھی کرے اور اس مسئلہ میں جو حق ہے وہ اس کے سامنے رکھے تا کہ وہ اپنی رائے کو تبدیل کر سکے.

لیکن اگر خاوند اس سے مطئمن نہیں ہوتا، اور پردہ کے بغیر ہی ہاتھ ملانے پر اصرار کرتا ہے تو پھر وہ اس کی اطاعت نہ کرے اور اسے صبر کر کے اجروثواب کی نیت رکھنی چاہیے اور اگر طلاق ہو جائے، خاص کر اگر یہ پہلی طلاق ہو تو ہو سکتا ہے خاوند طلاق کے بعد صحیح راہ پر آ جائے، اور یقین کر لے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ہی اپنا گھر تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے اور وہ بھی ایك حرام کام کی بنا پر.

اس کے ساتھ ساتھ آپ کو چاہیے کہ اس سلسلہ میں اپنی قوم کے عقل و دانش رکھنے والے اہل اصلاح قسم کے افراد کو لے کر اس اختلاف کو حل کریں، اور اللہ کا تقوی اور ڈر دلا کر اپنے خاوند کو اس کے موقف سے بدلنے کی کوشش کریں.

بیوی کو یقین کر لینا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اس کے لیے ضرور کوئی نہ کوئی راہ نکالےگا، کیونکہ اللہ تعالی اپنی اطاعت کرنے والوں کو ضائع نہیں فرماتے، اور اپنے ولیوں کا دفاع کرتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم .